Fikr-o-Nasar (Islamabad) 16:8 (1979)

عربی نعت کا ارتقاء*

حکیم محمد یحییٰ

(۲)

انتحاب المدائح :

بہر نوع ،اب ہم عربی زبان و ادب کی بعض قابل ذکر نعتوں کا انتخاب نذر قارئین کرتے ھیں۔ یہ یاد رھے کہ اس انتخاب میں صرف وھی نعتیں لی گئی ھیں۔ جو آسانی سے ھمارے ھاتھ لگ گئیں۔ تفحص و استقصاء کی مہلت نہ تھی اور غالباً اب اس کی ضرورت بھی نہیں، کہ نمایندہ نعتیں دستیاب ھو ھی گئی ھیں۔

(۱) جناب ابوطالب :

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیق چچا جناب ابو طالب سے منسوب چند نعتیہ اور مدحیہ قطعات عربی ادب کے سفینوں میں مندرج ھیں۔ ان کے ایک قصیدہ کا یہ شعر عربی نعت کے حقیقی خد و خال اجاگر کرنے کے لئے یہاں درج کیا جاتا ھے۔

و ابیض لیستسقی الغمام بو جھہ

ثمال الیتامی عصمۃ للارا مل

وہ گورے بدن والا جس کے رخ انور کے وسیلہ سے ابر باران طلب کیا جاتا ھے۔ یتیموں کا والی اور بیواؤں کا محافظ ھے۔

ایک دوسرے نعتیہ قطعے میں آپ نے دعوت اسلامی کی صداقت کا اظہار و اعتراف کرنے کے باوجود اسے قبول کرنے سے اپنی معذوری کا ذکر کیا

*پہلی قسط اگست ۷۸ء کے فکرو نظر میں شائع ھوئی تھی۔ (ادارہ)

ہے ۔ ملاحظہ ہو۔

ودعو تنی و زعمت انك نا صحی
و لقد صدقت و کنت ثم امینا
و عرضت دینا لا محالة انه
من خیر ادیان البریة دیناً
لو لا الملامت او حذار سبةً
لو جدتنی سمحاً بذاك مبینا

تو نے اپنے خیال میں خیر خواہی سے مجھے دعوت (حق) دی ہے واقعی تو سچا ہے ۔ اور تو امین بھی ہے۔ تو نے ایسا دین پیش کیا جو یقیناً دنیا کے بہترین نظامہائے حیات سے بھی بہتر دین ہے ۔ اگر مجھے ملامت اور توھین کا اندیشہ نہ ھوتا تو واضح طور پر تو مجھے اس کے قبول کرنے میں فراخدل پاتا ۔

(۲) حضرت عباسؓ :

حضورؐ کے دوسرے عم بزرگوار، جنھیں اسلام کی دولت عظمی سے نوازا گیا، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی شان میں اشعار کہے ھیں ۔ لیکن اس وقت وہ میری دسترس میں نھیں ھیں ۔

(۳) حضرت حمزہؓ :

آپ کے محبوب چچا سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار ملاحظہ فر مائیے !

حمدت اللہ حین ھدی فؤادی
الی الاسلام و الدین المنیف

لدین جاء من رب عزیز
خبیر بالعباد بهم لطیف
اذا تلیت رسائله علینا
تحدر دمع ذی اللب الحصیف
رسائل جاء أحمد من هدا ها
بآیات مبینة الحروف
و أحمد مصطفی فینا مطاعاً
فلا تغشوه بالقول العنیف
فلا واللہ نسلمه، لقوم
و لما نقض فیهم بالسیوف

جب اللہ تعالے نے میرے دل کو ، اسلام، اپنے عظیم الشان دین کی ہدایت بخشی تو میں نے خدا کی حمد و ستائش کی۔ کہ مجھے وہ دین عطا ہوا۔ جو بندوں پر مہربان اور ان کے حالات سے باخبر اور غالب پرور دگار کی طرف سے ہے جب اس کے پیغامات ہمیں سنائے جاتے ہیں تو صائب و صحیح رائے رکھنے والے اہل عقل بے ساختہ رو پڑتے ہیں وہ پیغام ہدایت جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) واضح حروف والی آیتوں کی شکل میں لائے ہیں۔ حضرت احمد محمد مصطفے ہم میں اطاعت و پیروی کے قابل ہیں۔ پس تم ان کے سامنے تند و سخت کلمات نہ کہو۔ خدا کی قسم ہم انہیں ایسی قوم کے حوالہ نہیں کریں گے جس کے ساتھ ہمیں یہ جھگڑا تلوار کے ذریعے چکانا ہے۔

(۴) **حضرت علی رض :**

ہجرت نبوی کا بیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زبان حقیقت ترجمان سے سنئیے !

و قيت بنفسي خير من وطیٔ الحصی
و من طاف بالبيت العتيق و بالحجر
رسول اله خاف ان يمكروا به
فنجاه ذو الطول اله من المكر
فبات رسول الله فی الغار امناً
موفی وفی حفظ الاله و فی ستر
اقام ثلاثاً ثم ذمت قلائص
قلائص تفرين الحصی اینما تفر
و بت اراعیهم وما یثبتوننی
فقد وطنت نفسی علی القتل والاسر
اردت به نصر الا له تبتلاً
و اضمرته حتی اوسد فی قبر

میں نے اس ذات گرامی کو بچانے کی تدبیر کی جو کنکریوں اور پتھروں پر چلنے والوں اور کہن سال کعبہ اور حجر اسود کا طواف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اللہ کے رسول کو جب دشمنوں کی چال سے خطرہ لاحق ہوا تو بڑی طاقت والے معبود نے اسے دشمنوں کی چال سے بچالیا۔ پس خدا کا نبی غار میں امن و طمانیت سے اللہ کی حفاظت میں دشمنوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہا۔

تین دن کے قیام کے بعد انھوں نے اونٹنیوں کو نکالا وہ اونٹنیاں جو کنکروں کو اپنے پاؤں تلے روندتی چلی گئیں۔ میں دشمنوں کے ستانے کا منتظر رہا لیکن وہ مجھے کچھ نہ کہہ سکے حالانکہ میں اس موقع پر قتل قید ہر چیز کے لئے تیار تھا اور اس عمل میں، عاجزی کے ساتھ اللہ کی

مدد میرے مدنظر تھی۔ اور اب بھی میرے دل میں یہی جذبہ ہے اور مرنے کے بعد قبر میں جانے تک میری یہی خواہش رہے گی۔

(ہ) حسان بن ثابتؓ:

دربار نبوی کے شاعر خاص، مداح رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ایک نعتیہ قصیدہ بہت مشہور ہے۔ اس کے چند منتخب اشعار یہاں درج کئے جاتے ھیں۔ ان اشعار سے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی پسندیدہ اور مقبول نعتوں کے سواد و مضامین اور انداز و اسلوب کا اندازہ ھوتا ہے۔ اور نعت گوئی کے مقصد و مطمح نظر پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

اغـر علیـه للنبوة خاتم
من الله مشهود یلوح و یشهد

وضم الاله اسم النبی الی اسمه
اذا قال فی الخمس المؤذن اشهد

و شق الله له من اسمه لیجله
فذو العرش محمود و هذا محمد

نبـی اتانا بعد بأس و فترة
من الرسل و الاوثان فی الارض تعبد

فامسی سراجاً مستنیراً و هادیاً
یلوح کما لاح الصقیل المهند

وانذرنـا نـارا و بشـر جنـة
و علمنا الاسلام فالله نحمد

و انت اله الخلق ربی و خالقی
بذا لك ما عمرت فی الناس اشهد

تعالیت رب الناس عن قول من دعا
سواك الهاً انت اعلی و امجد
لك الخلق والنعماء والامر کله
فایاك نستهدی وایاك نعبد

ان پر نبوت کی مہر جگمگا رہی ہے ۔ جو اللہ کی طرف سے لگی ہے اور اس کی چمک ہر شخص دیکھ سکتا ہے ۔ موذن پانچوں وقت ''اشھد،، کہتا اور اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ معبود حقیقی نے آپ کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا لیا ہے ۔ ان کی عزت و شان دکھانے کے لئے اللہ نے ان کا نام خود اپنے نام سے مشتق کیا ہے ۔ پس صاحب عرش محمود ہے تو آپ محمدﷺ ھیں ۔ یہ وہ نبی ھیں جو ھمارے پاس رسالت کے طویل وقفہ کے بعد اور خوف کی حالت میں تشریف لائے جب کہ دنیا میں بتوں کی پوجا ہو رہی تھی پھر یہ آتے ھی روشن چراغ اور رھبر و رھنما بن گئے اور چمکتی تلوار کی طرح جگمگانے لگے ۔

انھوں نے ھمیں دوزخ کی آگ سے ڈرایا اور جنت کی خوشخبری دی اور ھمیں اسلام کی تعلیم دی پس ھم اللہ کے شکر گزار ھیں ۔ اے اللہ تو ساری مخلوق کا معبود ہے اور میں عمر بھر اس بات کی گواھی دوں گا کہ تو ھی میرا پروردگار اور خالق ہے ۔ اے لوگوں کے پروردگار، جو لوگ تیرے سوا دوسروں کو معبود پکارتے ھیں ۔ تو ان کی باتوں سے اعلی اور برتر ہے ۔ تو پیدا کرنے والا نعمتیں دینے والا اور ھر چیز کا حکمراں ہے ۔ ھم تجھ سے ھدایت چاھتے ھیں اور تیری ھی عبادت کرتے ھیں ۔

(٦) عبداللہ بن رواحہؓ :

ایک اور مداح رسول حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی نعت گو

شعراء میں شمار ہوتے ھیں ۔ ان کے تین شعر سنئے !

روحی فداء لمن اخلاقه شهدت
بانـه خیـر مولـد من البشر

عمت فضائلـه کل العباد کما
عم البرية ضوء الشمس و القمر

لو لم یکن فیه آیات مبینة
کانت بدیهته ،تکفی عن الخبر

میری روح اس ذات پاک پر قربان، جس کے اخلاق اس حقیقت کے گواہ ھیں کہ وہ نوع انسان میں سب سے افضل ھیں ۔ ان کی فضیلتیں تمام انسانوں کے لئے اسی طرح عام ھیں جس طرح سورج اور چاند کا نور ساری دنیا کے لئے عام ھے ۔ اگر ان کی نبوت کے لئے واضح اور روشن نشانیاں نہ بھی ھوتیں تو خود ان کی شخصیت ھی تصدیق رسالت کے لئے کافی تھی ۔

(۷) عبداللہ بن زبعری :

حضرت عبداللہ بن زبعری رض کی نعت سے دو شعر !

جئتنا باليقين و البر والصد
ق و فی الصدق و اليقين سرور

اذهب الله ضلة الجهل عنا
و اتانا الرخاء والميسور

آپ ھمارے پاس یقین نیکی اور سچائی کا پیغام لائے ھیں اور سچائی اور یقین ھی خوشیوں کا منبع ھے ۔ اللہ نے ھم سے جہالت کی گمراھیاں دور کردیں اور خوش حالی اور آسودگی ھمارا مقسوم ھوئی ۔

(۸) جاریات بنی نجار :

یہاں بنی نجار کی بچیوں کے وہ نعتیہ اشعار درج کرنے کو جی چاہتا ہے۔ جو انھوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مدینہ تشریف آوری پر استقبالیہ زمزمے کے طور پر پڑھے تھے۔

طلع البدر علینا　　من ثنیــات الوداع
وجب الشکر علینا　　مادعــا للہ داع
ایہا المبعـوث فینا　　جئت بالأمر المطاع

وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چاند طلوع ہو گیا۔ اللہ کے لئے پکارنے والے کی دعوت پر ہمارے لئے شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ اے ہمارے پیغمبر تو واقعی قابل اطاعت پیغام لایا ہے۔

(۹) کعب بن زهیر:

حضرت کعب بن زهیر کا مشہور قصیدہ ''بانت سعاد،، عربی نعتیہ ادب میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ ان کے والد زهیر بن ابی سلمی عرب جاهلیة کے ممتاز اور سبعہ معلقہ کے شہرت یافتہ شاعرون میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ ان کی شعری تخلیقات کو باقی شعرائے جاهلیة کے مقابلہ میں پسندیدہ خیال فرماتے تھے۔ زهیر نے خواب میں آسمان سے لٹکی ہوئی ایک رسی دیکھی جو ان کی پہنچ سے دور رہی۔ ایک کاهن نے اس کی تعبیر بتائی کہ عنقریب ایک پیغمبر مبعوث ہونے والے ہیں۔ لیکن تم ان کا زمانہ نہیں پاؤ گے۔ زهیر بعثت نبوی سے تھوڑا عرصہ قبل ہی وفات پاگئے۔ تاہم انھوں نے اپنے دونوں لڑکوں کعب اور بجیر کو وصیت کردی تھی کہ نبی مبشر و موعود کے مبعوث ہونے پر ان کی دعوت کو قبول کر لینا۔ چنانچہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کا چرچا ہوا تو کعب نے اپنے بھائی بجیر کو تحقیق احوال کے لئے حجاز کے علاقہ میں بھیجا۔ بجیر تو دربار رسول میں حاضر ہوتے ہی اسلام

لے آئے۔ اور بھائی سے استصواب کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کعب کو ان کی جلد بازی بہت ناگوار گزری اور ان پر شدید رد عمل ہوا۔ نہ صرف بھائی کو زجر و ملامت کی بلکہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی شان میں بھی گستاخانہ اور توہین آمیز اشعار کہنے شروع کئے اور ان کی بدگوئی کے باعث دربار نبوی سے ان کا خون ھدر قرار دے دیا گیا۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد کعب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اپنے کئے پر نادم ہوئے۔ بھیس بدل کر حضورﷺ کی خدمت میں پہنچے.. اور رحمۃ للعالمین کے دامن عفو کو تھام کر کہنے لگے۔ ''یا رسول اللہ ! کعب اگر اپنی گستاخیوں پر نادم ہو کر معافی اور پناہ کا طالب ہو تو کیا آپ اس کو معاف نہیں کریں گے،،۔ حضورﷺ تو عفو مجسم تھے، فرمایا ''کیوں نہیں،، ! بولے۔ ''وہ خطا کار و گنہ گار میں ھی ہوں اور آج اپنی ناگفتنیوں پر شرمسار ہو کر ندامت و عجز کا اظہار کرتا ہوں اور عفو چاھتا ہوں۔،، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے معافی عطا کی۔ کعب نے سر مجلس حضور کی منقبت اپنی عفو طلبی اور صحابہ کبار کے عزم و شجاعت وغیرہ مضامین پر مشتمل ایک قصیدہ پڑھا جو دور جاھلیت کی شعری روایات کا آئینہ دار ہوتے ہوئے نعتیہ قصیدوں میں نمایاں اھمیت رکھتا ھے۔ یہی قصیدہ ھے جس کے ایک شعر میں نبی اسی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکتہ ورانہ اصلاح فرما کر اسے فرش سے اٹھایا اور عرش پر پہنچا دیا۔ اور پھر یہی قصیدہ ھے جسے حضورﷺ نے سمع قبول سے نوازا اور اس کے صلے میں کعب کو ردائے مبارک عطا فرمائی۔ یہ ردائے مبارک آج ترکی کے دارالنوادر و التبرکات TOP COPI میں محفوظ ھے اور خاص خاص تقریبات میں اس کا دیدار کرایا جاتا ھے۔ اس قصیدہ کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے !

انبئت ان رسول اللہ او عدنی
و العفو عند رسول اللہ مأمول

فقــد اتيت رسول الله معتـذرا
و العذر عند رسول الله مقبول
مهلاً هداك الذی اعطاك نازلة
القرآن فيه سواعيظ و تفصيل
لا تأخذنی باقوال الوشاة ولم
اذنب وان كثرت فی الاقاويل

مجھے خبر دار کیا گیا کہ اللہ کے رسول نے مجھے جان کی دھمکی دی ہے حالانکہ رسول اللہ سے مجھے تو معاف کر دینے کی توقع ہے۔ پس میں عذر خواہ بن کر اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور اللہ کے رسول تو عذر قبول کر لیا کرتے ہیں۔

یا نبی اللہ ! مجھے چھوڑ دیجئے ! اس خدا کے لئے ! جس نے آپ پر بار بار پڑھا جانے والا کلام نازل فرمایا جو نصیحت کی باتوں اور دوسری مفید تفصیلات سے بھر پور ہے۔ چغلخوروں کی باتوں پر نا جائیے ! اور مجھے معاف کر دیجئے میرے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے حالانکہ میں بے قصور ہوں۔

اب حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جذبات محبت اور اظہار غم کے اشعار میں سے بطور نمونہ صرف ایک ایک شعر حاضر کرتا ہوں۔ جو آنحضرت کی وفات کے موقع پر کہے گئے تھے۔

(۱) خلیفہ اول :

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

اجدك ما بعينك لا تنام
كان جفو نها فيها الكلام

اپنے آقا کی جدائی تم پر بہت شاق گزری ہے۔ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ اب تم سو نہیں سکتے گویا ان کی پلکوں میں زخم ہو گئے ہیں۔

(۱۱) خلیفہ ثانی:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

لا زلت مذ وضعوا فراش محمد
کیما یمرض خائفا اتوجع

جب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر مرض پر لٹایا گیا میں بہت خوف زدہ ہو رہا ہوں اور مجھے درد محسوس ہوتا ہے۔

(۱۲) خلیفہ ثالث :

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

فیا عینی ابکی ولا تسأمی
و حق البکاء علی السید

اے میری آنکھ رو اور خوب رو اور پیہم روئے جا اپنے آقا و مولی پر رونے کا حق ادا کر۔

(۱۳) خلیفہ رابع :

حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ۔

الا طرق الناعی بلیل فرا عنی
و ارقنی لما استقر منادیا

کاش یہ رات کو آنے والا مجھے جدائی کی بری خبر سنا کر غمزدہ نہ کرتا اور اپنی منادی سے میری نیند نہ اڑا دیتا۔

خانوادہ نبوت کی دو برگزیدہ خواتین کے مرثیوں میں سے بھی چند شعر سن لیجئے !

(۱۴) دختر رسول، سیدۃ فاطمہ الزہرہ :

ما ذا علی من شم تربۃ أحمد
ان لایشم مدی الزمان غوا لیا
صبت علی مصائب لو انہا
صبت علی الایام صرن لیا لیا

حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت کو سونگھنے والے کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ اب مدت العمر کوئی اور خوشبو سونگھنے کا روا دار نہیں ہے۔

مجھ پر ایسی مصیبتیں پڑیں ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں روشن دنوں پر وارد ہوتیں تو وہ کالی راتوں میں تبدیل ہوجاتے۔

(۱۵) رسول اللہ کی پھوپی۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب :

الا یا رسول اللہ کنت رجاء نا
و کنت بنا براً ولم تک جافیا
و کنت بنا رؤفاً رحیما نبینا
لیبکی علیک الیوم من کان باکیا
صبرت و بلغت الرسالۃ صادقا
و قمت صلب الدین ابلج صافیا
فلو ان رب العرش ابقاک بیننا
سعدنا ولا کن امرہ کان ماضیا
علیک من اللہ السلام تحیۃ
وا دخلت جنات من العدن راضیا

اے اللہ کے رسول آپ ہی تو ہماری امیدوں کے چراغ تھے اور ہم پر مہربان تھے، قطعی درشت طبیعت سخت مزاج نہ تھے۔ آپ ہم پر بے حد شفیق اور مہربان تھے اور آپ ہمارے نبی تھے۔ رونے والے کو آج تیری جدائی پر دل کھول کر رولینا چاھئے۔ آپ نے صبر و تحمل کے ساتھ دنیا کو اپنے رب کا سچا پیغام پہنچا دیا اور دین کو مضبوط مکمل اور صاف ستھرا چھوڑ کر دنیا سے جا رہے ہیں۔ اگر مالک عرش آپ کو ہمارے درمیان اور بھی رکھتا تو بے شک یہ ہماری خوش بختی ہوتی لیکن اس کا حکم پورا ہو چکا۔ آپ پر اللہ کریم کا درود و سلام ہو اور آپ راضی خوشی جنات عدن میں داخل ہوں۔

(١٦) مرثیہ حسان:

مراثی کے سلسلے میں شاعر نبوت حسان بن ثابتؓ کا رثائیہ بھی سن لیجئے!

اطالت وقوفاً تذرف العين جهد ها
على طلل القبر الذى فيه أحمد
فبور كت يا قبر الرسول و بوركت
بلاد ثوى فيها الرشيد المسدد
و هل عدلت يوما رزية هالك
رزية يوم مات فيه محمد
عزيز عليه ان يحيدوا عن الهدى
حريص على ان يستقيموا و يهتدوا
عطوف عليهم لا يثنى جناحه
الى كنف يحنو عليهم و يمهد

فبكي رسول الله يا عين عبرة
ولا اعريك الدهر دمعك يجمد
فجودي عليه بالد موع و اعوبى
لفقد الذى لا مثله الدهر يوجد
وما فقد الماضون مثل محمد
ولا مثله حتى القيامة يفقد

بڑی دیر تک آنکھیں اس ٹیلے پر کھڑی آنسو بہاتی رهیں جس میں حضرت احمد صلی الله علیه وسلم مدفون هیں ۔ اے رسول خدا کی آرام گاه تو بابرکت هے اور وه سر زمین بھی مبارک هے جس میں هدایت یافته اور راستباز انسان آرام فرما هے ۔

کیا کسی دوسرے دن کے مصائب اس مصیبت عظمی کے برابر هو سکتے هیں جس دن همیں محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم کی جدائی کا مهلک صدمه اٹھانا پڑا ۔ وه جس پر اپنی قوم کا هدایت سے انحراف شاق گزرتا تھا اور جو اس کی هدایت اور استقامت میں حریص تھے اور جو اپنے لوگوں پر مہربان تھے ۔ ان سے پہلو تہی نه کرتے تھے اور پیار و محبت سے ان کی طرف جھکے جاتے تھے اور در گزر کرتے تھے ۔ اے آنکھ الله کے رسول کے لئے همیشه روتی ره میں کبھی تجھے آنسوؤں کے بغیر خشک نه پاؤں ۔ خوب خوب آنسو بہا اور چیخ چیخ کر رو، آج اس هستی کا ماتم هے جس کی مثال زمانے میں کہیں بھی نہیں ملتی نه تو گزشته زمانے کے لوگوں نے اس جیسی هستی سے محرومی کا داغ اٹھایا هے نه قیامت تک آنے والوں کو ایسا صدمه هوگا ۔

(۷) امام زین العابدین :

ایک مدحیه قطعه حضرت امام زین العابدین سے منسوب هے ۔ اس میں

جذب و شوق کی والہانہ کیفیت بھی ہے اور عذوبت الفاظ بھی۔ اس کے بعض اشعار الحاقی ہیں۔ جو کسی متشاعر نے آپ کے نام سے اضافہ کر دئیے ہیں۔ اس کے چند شعر بھی دیکھ لیجئے!

ان نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم
من وجهه شمس الضحی من خده بدر الدجی
من ذاته نور الهدی من کفه بحر الهمم
قرآنه برهاننا نسخاً لا دیان مضت
اذ جاءنا احکامه کل الصحف صار العدم
اکبادنا مجروحة من سیف هجر المصطفی
طوبی لا هل بلدة فیها النبی المحتشم

اے باد صبا اگر کسی دن تجھے ارض حرم جانے کا اتفاق ہو۔ تو روضہ اطہر پر جاکر میرا سلام عرض کرنا۔ جس میں وہ ذات اقدس آرام فرما ہے جس کا رخ روشن چڑھتے سورج کی طرح اور جس کے رخسار گھٹا سے نکلتے ہوئے چاند کی مانند ہیں اور جو خود ہدایت کا نور ہے جس کا دست سخا ہمت و حوصلہ کا سمندر ہے۔ اس کا قرآن ہماری دلیل راہ اور سابق دینوں کا ناسخ ہے۔ جب اس کے احکام ہمارے پاس آگئے دوسرے تمام صحیفے معدوم ہوگئے ہمارے جگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی تلوار نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے ہیں۔ اس شہر کے لوگ خوش بخت ہیں جہاں حضور کی آرام گاہ ہے۔

(۱۸) امام ابو حنیفہ:

اسی طرح امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نام سے بھی چند نعتیں اور خصوصیت سے ایک قصیدہ بعض کتابوں میں نظر سے گزرا۔ اگر اس تحریر کے

موقع پر ہاتھ آجاتا تو اس کے چند شعر یہاں درج کردئیے جاتے۔

33635

(۱۹) علامہ زمخشری :

مشہور تفسیر کشاف کے فاضل مصنف ابو القاسم محمود زمخشری کی نعت پڑھئیے۔

والحق فالحق ما جاء الرسول به
سیف علی هام اهل الشرك مسلول
محمد ان تصف ادنی خصائصه
فیا لها فضة فی شر حها طول
ابو العباد و عبدالله بینهما
له مصاص من الا نساب منخول
هو الذی ان یخالج فی نبوته
ریب فما القول بالتوحید مقبول

حق یہ ہے۔ کہ جو کچھ رسول خدا لے کر آئے ہیں وہی حق ہے۔ آپ اہل شرک کے سروں پر کھنچی ہوئی تلوار ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنی سی صفت بھی بیان کرنے لگو تو تفصیلات طویل ہوجاتی ہیں۔ آپ بندوں کے سرپرست اور اللہ کے بندے تھے۔ اور ان دونوں کے درمیان آپ عالی نسب مخلوق تھے۔ آپ کی نبوت کے بارہ میں اگر کسی کے دل میں خلجان وارد ہوجائے تو ایسے شخص کی طرف سے توحید کا اقرار نا مقبول ہے۔

(۲۰) سعدی شیرازی :

اور اب دیکھئیے شیخ مصلح الدین سعدی بلبل شیراز کس انداز سے مدح سرا ہوتے ہیں۔

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

وہ اپنے کمال کی بلندیوں پر پہنچے اور انھوں نے اپنے جمال سے تاریکیاں کافور کردیں۔ ان کے اطوار پسندیدہ تھے ان پر اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجو۔

(۲۱) حافظ شیرازی :

ان کے ساتھ ھی حافظ شیرازی کا انداز مدحت دیکھئے۔!

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اے حسن والے، انسانوں کے سردار آپ کے رخ روشن سے چاند چمک اٹھا۔ آپ کی تعریف و توصیف آپ کی شان کے شایاں کرنا ممکن ھی نہیں۔ بس قصہ مختصر یہ ھے کہ آپ خدا کے بعد ساری کائنات سے بڑے ھیں۔

(۲۲) بوصیری :

الشیخ شرف الدین ابی عبداللہ محمد البوصیری مداحین رسول میں نمایاں بلکہ شہرہ آفاق حیثیت کے حامل ھیں۔ آپ نے بارگاہ نبوی میں عقیدت و محبت کے پھولوں کے سدا بہار گلدستے پیش کئے ھیں۔ ادبی محاسن عذوبت الفاظ، و سعت معانی اور ارادت و خلوص کی کیفیات سے لبریز، آپ کے کئی خوبصورت قصیدے آپ کی یادگار ھیں۔ عربی نعت گوئی میں آپ اپنے معاصرین میں ممتاز ھیں۔ آپ کا قصیدہ ھمزیہ ادب عربی میں خصوصی اھمیت رکھتا ھے۔ آپ کے سلام

کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے !

سلام علیك تترى من الله و تبقى به لك الباواء
وسلام علیك منك فما غیرك منه لك السلام كفاء
وسلام من كل ما خلق الله لتحیا بذكرك الاملاء
وصلاة كالمسك تحمله، منى الشمال الیك او لكباء
وسلام على ضریحك تخضل به منه تربة و غساء
وسلام قدمت بین یدى نجوى اذ لم یكن لدى ثراء
ما اقام الصلوة من عباد الله وقامت بربها الاشیاء

اللہ کی طرف سے آپ پر متواتر سلام آتا رہے۔ اور اس طرح آپ کا وقار ہمیشہ برقرار رہے۔ آپ پر خود اپنا سلام کیونکہ کسی اور کا سلام آپ کے شایان شان بھی نہیں۔

اللہ کی ساری مخلوق کا سلام آپ پر تاکہ آپ کے ذکر سے محفلیں سجتی رہیں۔

اور دن مشک و خوشبو لے کر آپ کی سلامی کو آئے اور رات آپ کی تربت مبارک کی نرم مٹی سے سوندھی سوندھی خوشبو لائے۔ میں سرگوشی کے ساتھ خصوصی سلام عرض کرتا ہوں اس کے سوا میرے پلے کچھ بھی نہیں۔ جب تک اللہ کے بندے نماز پڑھیں اور دنیا رب کے حکم سے قائم رہے۔

اسی طرح آپ کا ایک اور مدیح لامیہ کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن جو حسن قبول اور لطف خداداد آپ کے قصیدہ میمیہ کو حاصل ہوا نعتیہ ادب میں بہت کم منظومات کے حصے میں آیا ہے۔ یہ قصیدہ، بردہ کے نام سے مشہور ہوا اور اسے مدح خوانان رسالت کے تقریباً تمام حلقوں میں بے پناہ شہرت و وقعت حاصل ہوئی۔

کچھ تو یہ قصیدہ اپنی زبان، بیان، حسن اسلوب، الفاظ کی شیرینی و شوکت، جذبات کی فراوانی، جوش محبت و عقیدت اور سوز دروں کی تاثیر کا مرقع ہونے کی بنا پر خود ہی کچھ کم نہ تھا پھر سونے پر سہاگہ حضورﷺ کے دربار میں اس کی مقبولیت اور شاعر کی فالج ایسے خوفناک مرض میں معجزانہ شفا یابی نے اسے مقبول انام اور مشہور خاص و عام کردیا۔ دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں اس کی شرحیں لکھی گئیں۔ میلاد اور ذکر رسول کی محفلوں میں اسے مخصوص انداز سے پڑھا گیا۔ شاعروں نے اس پر بیسیوں تضمینیں لکھ ڈالیں اور عقیدتمندوں نے اس کے اشعار کو اوراد و وظائف اور دم درود میں شامل کر لیا۔

اس قصیدہ کے کچھ منتخب اشعار یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

محمد سید الکونین و الثقلین
و الفریقین من عرب و من عجم

هو الحبیب الذی ترجی شفاعته
لکل هول من الا هوال مقتحم

فاق النبین فی خلق و فی خلق
ولم یدا نوه فی علم ولا کرم

فهو الذی تم معناه و صورته
ثم اصطفاه حبیباً بارئ النسم

منزه عن شریك فی محاسنه
فجو هر الحسن فیه غیر منقسم

دع ما ادعته النصری فی نبیهم
و احکم بما شئت مدحاً فیه و احتکم

فانسب الی ذاته ما شئت من شرف
وانسب الی قدره ماشئت من عظم

فان فضل رسول الله لیس له
حد فیعرب عنه ناطق بفم
فمبلغ العلم فیه انه بشر
و انه خیر خلق الله کلهم
و کل ای اتی الرسل الکرام بها
فانما اتصلت من نوره بهم
فانه شمس فضل هم، کواکبها
یظهرن انوار ها للناس فی الظلم
اکرم بخلقی نبی زانه خلق
بالحسن مشتمل بالبشر مبتسم
کالزهر فی ترف و البدر فی شرف
و البحر فی کرم و الدهر فی همم
مولائی صل و سلم دائما ابدا
علی حبیبك خیر الخلق کلهم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں، جن و انس عرب و عجم سب کے سردار ہیں۔ آپ اللہ کے ایسے حبیب ہیں جن سے خوف و دہشت کے ہر موقع پر سفارش و شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔ آپ کو صورت و سیرت کے لحاظ سے تمام نبیوں پر فوقیت حاصل ہے۔ کیونکہ وہ علم اور بزرگی میں آپ کے برابر نہیں۔ پس آپ ہی کی ذات پر سیرت و اخلاق اور صورت و خلق کی تکمیل ہوئی پھر خالق کائنات نے آپ کو اپنا حبیب ۔بنانے کے لئے چن لیا۔ آپ کے محاسن میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے لہذا حسن و خوبی میں آپ کا جوہر ناقابل تقسیم ہے۔ عیسائی اپنے نبی کے بارے میں الوہیت و ابنیت وغیرہ کے جو دعوے کرتے ہیں انہیں

چھوڑ کر اپنے رسول کی تعریف و نعت میں جو کچھ کہہ سکتے ہو بے جھجک کہو اور علماء کو اس میں حکم ٹھہرا لو جو بزرگی اور فضیلت چاھو آپ کی ذات سے منسوب کرلو۔ اور اس کے مرتبہ کی عظمت جتنی چاھو بڑھا کر بیان کرو۔ کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتیں اور خوبیاں بے حد و بے حساب ھیں کوئی شخص ان کو بیان کرنے پر قادر نہیں ھو سکتا۔

لوگوں کا مبلغ علم بس یہی کچھ ھے اور لوگ زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ھیں کہ آپ بشر ھیں۔ اور آپ ساری مخلوق خدا سے افضل و بر تر ھیں۔

انبیاء کرام کے تمام معجزے اور نشانیاں آپ ھی کے نور کی بدولت انہیں حاصل ھوئیں۔

پس آپ فضیلتوں کا چمکتا ھوا آفتاب ھیں اور انبیاء اس کے ستارے ھیں۔ جو تاریکی میں انسانوں پر اس کا نور بکھیرتے ھیں۔ آپ کے حسن صورت کا تو کہنا ھی کیا ھے آپ کے اخلاق کریمانہ سے حسن و جمال اور خندہ جبینی کی زینت میں اور بھی اضافہ ھوا۔ آپ تروتازہ پھول اور چودھویں کے چاند کی طرح ھیں۔ آپ کا کرم اور فیاضی سمندر کی طرح وسیع اور آپ کی همت و عزم زمانہ کی مانند ھے۔

اے میرے مولا! اپنے پیارے حبیب، ساری مخلوق کے سرتاج پر ھمیشہ ھمیشہ درود و سلام بھیج۔

قصیدہ بانت سعاد کی طرح اس مدیح کو بھی بردہ کہا جاتا ھے۔ بلکہ اس کا یہی عرف عام اس کے اصل نام ”قصیدہ میمیہ،، سے زیادہ معروف و مشہور ھے۔

(٢٣) محمود حلبی:

الشہاب محمود آٹھویں صدی ہجری کے نعت گو ہیں۔ ان کی ایک نعت دیکھئے۔!

ذو المعجزات الباهرات ترفعت
عن ان یمیز وصفها الاحصاء
منهن تسبیح الحصا فی کفه
و کذا الطعام و فاض منه الماء
و سلام احجار رأی بطریقه
سمعته وهی الصلاة الصماء
و اجابة الا شجار حین دعا بها
تسعی الیه کانهن اماء
ورجوعهسا با لامر نحو مکانها
سیان منها العود و الابداء
و کذلك عین قتادة اذ ردها
من بعد ما سقطت واعیا الداء
و کذا علی اذ دعاه بخیبر
فاتی الیه و عینه رمداء
فاجال فیها بریقه فغدا لها
برء به فی وقتها و شفاء

آپ واضح اور روشن معجزوں والے ہیں اور آپ کے اوصاف حد حساب سے باہر ہیں۔ ان معجزات و خصائص میں سے کنکریوں کا آپ کی ہتھیلی میں تسبیح پڑھنا۔ کھانے میں برکت ہونا۔ آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی جاری ہو جانا۔ راستے میں پتھروں کا آپ کو سلام

کرنا ۔ ٹھوس بہرہ ہونے کی باوجود آپ کا کلام سننا ۔ درختوں کا بلانے پر دوڑے چلے آنا گویا وہ آپ کے غلام ہیں ۔ لونڈیاں ہیں ۔ اور دوبارہ حکم ملنے پر واپس اپنی جگہ چلے جانا ۔ گویا آنا اور جانا ان کے لئے برابر تھا ۔ اسی طرح قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضائع ہوجانے اور دواء و تدبیر کے ناکام رہنے کے بعد آپ کا ان کی بینائی واپس لوٹانا ۔ حضرت علی کرم‌اللہ وجہہ خیبر میں طلب فرمانے پر جب آئے تو ان کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں ۔ آپ کا اپنے لعاب دھن سے ان کا آشوب چشم اسی وقت دور کر دینا ۔ معجزات میں شمار کیا جا سکتا ہے ۔

(۴۲) ابن حجر عسقلانی :

الجامع الصحیح لامام بخاری کے نامور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی کی نعت ملاحظہ ہو !

رفیق الروح بالجسم ارتقی فی
طباق حف فیہا با لھنا
علا ودنا وجاز الی مقام
کریم خص فیہ بالاصطفاء
و لم یر ربہ جھراً سواہ
لسر فیہ جل عن امتراء

روح القدس (جبریل) کے ساتھی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے جہاں ان پر رحمتوں اور نعمتوں کی بارش ہوئی ۔ آپ بلند ہوئے قریب پہنچے اور ایسے مقام کریم تک پہنچے جہاں اللہ نے انہیں خصوصیت سے چن لیا ۔ آپ کے سوا کسی نے بھی اپنے پروردگار کو یوں کھلم کھلا نہیں دیکھا ۔ اس میں بھی ایک بھید ہے ۔ جو شک و شبہہ سے بالا تر ہے ۔

(۲۵) ابن دقیق :

شیخ تقی الدین محمد ابن دقیق العید مالکی مسلک کے علمائے اعلام میں سے ہیں ان کے دو نعتیہ شعر پڑھئیے !

لم یبق لی امل سواك فان بغت
ودعت ایام الحیوۃ وداعا
لا استلذ لغیر وجهك منظرا
و سوی حدیثك لا ارید سماعا

میرے لئے آپ کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ آپ کے بغیر میں اپنی زندگی کے دنوں کو الوداع کہہ رہا ہوں۔

آپ کے رخ انور کے سوا اور کوئی منظر مجھے لطف نہیں دیتا۔ اور آپ کی باتوں کے علاوہ میں کسی کی باتیں سننا نہیں چاھتا۔

(۲۶) ابن العربی اندلسی:

امام غزالی کی تلمیذ رشید حافظ ابوبکر محمد ابن العربی الاندلسی نے قیام مدینہ کے دوران یہ اشعار لکھے۔

لم یبق لی سول ولا مطلب
مذ صرت جار حبیب الحبیب
لا ابتغی شیا سوی قر به
وها انا منه قریب قریب
العیش و الموت لیستا طبیب
بطیبة لی کل شئی یطیب

اب میری کوئی تمنا اور کوئی مطلب باقی نہیں رہا جب سے خدا کے حبیب کا همسایه بنا هوں مقصود حاصل هو گیا ہے۔ اب مجھے ان کے

قرب کے سوا کچھ بھی درکار نہیں ہے اور میں اب ان کے قریب سے قریب ہو رہا ہوں۔ یہاں مجھے زندگی اور موت دونوں یکساں ہیں مدینہ میں میرے لئے ہر چیز پسندیدہ ہے زندہ رہوں تو بھی اور موت آجائے تو بھی۔

(۲۷) حسین دجانی :

اسی انداز کی نعت مفتی یافہ شیخ حسین دجانی نے بھی کہی ہے !

اذا هبت الارياح من نحو طيبة
اهاج فوادى طيبها و هبوبها
فلا تعجبوا من لوعتى و صبا بتى
هوى كل نفس اين حل حبيبها

مدینہ کی ہوائیں آتی ہیں تو ان کی خوشبو اور ان کا چلنا میرے دل میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ آپ لوگ میری شیفتگی اور اضطراب پر تعجب کیوں کرتے ہیں۔ ہر شخص کا دل وہیں اٹکا ہوا ہوتا ہے جہاں اس کے محبوب کا ڈیرا ہو۔

(۲۸) شاہ ولی اللہ :

حضرت الامام قطب الدین احمد الشاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نعت و مدیح میں متعدد قصیدے لکھے ہیں۔ صرف ایک قصیدہ کے چند شعر یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

و ان لابد تمدح ذا معال
فحسبك مدح خير الانبياء
و ان تمدح رسول الله يوما
فحاذر ان تقصر فى الثناء

رسول الله یا خیر البرایا
نوالك ابتغی یوم القضاء

اگر تجھے کسی عالی مرتبت ھستی کی مدح و صفت کرنی ھو تو حضرت خیرالانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کر۔ اور جب کسی دن تو آپ کی مدح کرنے لگے تو خبردار احتیاط سے ایسا نہ ھو کہ تو تعریف و ستائش میں کمی کرے۔ اے تمام مخلوق میں سب سے بہتر رسول میں فیصلہ کے دن آپ کی بخششوں کا خواستگار رھوں گا۔

(۲۹) شاہ عبدالعزیز:

شاہ ولی اللہ کے فرزند گرامی حضرت شاہ عبدالعزیز دھلوی کی خوبصورت نعت کے کچھ اشعار ملاحظہ ھوں۔

یا سائرا نحو الحمی باللہ قف فی بانه
و اقرا طوا سیر الجوی منی علی سکانه
ان یسئلوا عن حالتی فی السقم منذ فقدتهم
فالقلب فی خفقانه والرأس فی دورانه
ان فتشوا عن دمع عینی بعدهم قل حاکیا
کالغیث فی تهتانه و البحر فی هیجانه
لکنه مع ماجری مشغوف حب المصطفی
فخیاله فی قلبه و حدیثه بلسانه
و لطا لما یدعوا ملحا فی الدعا مبالغا
لیطوف فی بستانه و یشم من ریحانه
یامن تفوق امره فوق الخلائق فی العلا
حتی لقد اثنی علیك الله فی قرآنه

صلى عليك الله آخر دهره ستفضلا

مترحما و حبا لك الموعود فى احسانه

اے چراگاہ کی طرف جانے والے خدا کے لئے بان کے جھنڈ میں کچھ دیر رک کر وھاں رھنے والوں کو میرے مصائب کی داستان پڑھ کر سنا اگر وہ میرے ان سے بچھڑنے کے بعد کی حالت زار پوچھیں تو انھیں بتا کہ میرا دل خفقانی ھے اور سر چکروں کی زد میں ھے۔ اگر وہ اپنے چلے جانے کے بعد میرے رونے کی کیفیت دریافت کریں تو تو بتا کہ آنکھیں برسنے میں ابر اور جوش گریہ میں سمندر بنی ھوئی ھیں۔ اس کے باوجود وہ حب مصطفے میں شیفتہ و سر شار ھے، ھر وقت ان کا خیال اس کے دل میں اور ان کی باتیں اس کی زبان پر اور کتنی طویل مدت سے وہ الحاح و زاری کے ساتھ یہ دعا کر رھا ھے۔

کہ وہ آپ کے باغ میں سیر کرے اور آپ کے گل و ریحان سونگھے۔ اے وہ ذات گرامی جو رتبے کی بلندی میں ساری مخلوق سے بر تر ھیں یہاں تک کہ اللہ پاک نے قرآن میں آپ کی توصیف کی۔ اللہ کریم دنیا کے خاتمہ تک اپنے فضل و رحمت سے آپ پر درود و سلام بھیجتا رھے اور اپنے وعدے کے مطابق تمام بھلائیاں آپ کو عطا فرمائے۔

(۳۰) آزاد بلگرامی:

علامہ غلام علی آزاد بلگرامی بارھویں صدی ھجری کے اجلہ علماء و فضلاء عصر میں سے تھے۔ عربی زبان کے جید ادیب اور شاعر تھے۔ ان کے مدحیہ قائد اور نعتیہ اشعار اپنی ادبی و شعری خوبیوں اور ذوق و شیفتگی کی ولولہ آفرین سخن طرازیوں کا روح پرور مرقع ھیں۔ اپنے کمال نعت گوئی کی بدولت حسان الہند کے لقب سے ملقب ھوئے۔ یہاں ان کے ایک قصیدہ سے چند شعر پیش کئے جاتے ھیں۔

محمد فاتح البرايا وان اتانا على العقيب
جماله فائض بنور و خلقه فائح بطيب
دعاءه جاء بالغوادی و کفه جاد بالصبیب
قد ارتقى فى السماء حقا و حل بالمنزل الرحيب
بن ابتغى ههنا حنانا سرى الى روضة الرطيب
اقام آزاد فى سقام و انما المصطفى طبيب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کا افتتاحیہ ہیں اگرچہ وہ ہمارے پاس بعد میں آئے ہیں۔ ان کا حسن نور برساتا ہے اور اخلاق خوشبو بکھیرتے ہیں۔ اس کی دعائیں نعمتیں لاتی ہیں اور ہاتھ ابر سخا ہیں۔ وہ حقیقتاً آسمان پر چڑھے اور وسیع محل میں جا پہنچے۔ جسے جنت کی خواہش ہو وہ اس پر بہار روضہ کی طرف جائے۔ آزاد مدت سے بیمار ہے اور اس کا علاج حضور ہی کے پاس ہے۔

(۳۱) نواب صدیق حسن خان :

حضرت نواب سید صدیق حسن خان البخاری القنوجی ماضی قریب کے مداحین رسالت میں ممتاز شخصیت کے مالک بلند پایہ عالم، شیوا بیان ادیب اور خوش گو شاعر تھے۔ آپ سینکڑوں کتابوں کے مصنف اور ہزاروں اہل علم و ہنر کے مربی تھے۔ ان کے ایک عربی قصیدہ نعتیہ کا اقتباس ملاحظہ ہو!

اخترت بین اماکن الغبراء
دار الكرامة بقعة الزوراء
هل لى مكان فيه اطلب راحتى
من دونها فى البر و الدا هاء
كيف الوصول الى منازل طيبة
فيها لمفتقر حصول رجاء

نفسی فداء لتربة قد سیه
فیها نبی سید البطحاء

میں نے غبار آلود مقامات کے درمیان چمکتا ہوا روضہ بزرگ و محترم خطہ میں چن لیا ہے۔ کیا بحر و بر میں کہیں بھی اسکے علاوہ میرا ایسا ٹھکانہ ہے جہاں مجھے سکون و راحت میسر آئے۔ طیبہ کی گلیوں میں، جہاں محتاجوں اور فقیروں کی آرزوئیں پوری کی جاتی ہیں میں کیونکر پہنچوں ؟ اس پاک و پاکیزہ تربت پر میری جان قربان جس میں بطحا کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔

کتابیات

اس مقالہ کی تیاری میں درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے

۱ - تاریخ ابن ھشام
۲ - دیوان حسان بن ثابت
۳ - شفا قاضی عیاض
۴ - اتحاف النبلاء المتقین للنواب صدیق حسن خان
۵ - الروض الانف للسھیلی
۶ - المجموعہ النبھانیہ فی المدائح النبویہ
۷ - ازھار الطریہ فی مدح خیر البریہ
۸ - مجموعۃ القصاید